لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یوکے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اورناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دارالکتب 01753 675182

Fax: 0870 131 9340 email: AAII@saziz.globalnet.com

بلٹن

فروری

۲۰۰۱ء

## مارچ میٹنگ

السلام علیکم۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام

تاریخ :۔ ۴ مارچ ۲۰۰۱ء

وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع :۔ قرآن کریم ۳ : ۱۴ ۔ امام کرنل محمود شوکت

## عیدالاضحیٰ

دوستوں کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ عید الاضحیٰ ۵ مارچ ۲۰۰۱ء بروز پیر منائی جارہی ہے۔ پہلی نماز صبح گیارہ بجے ہوگی۔ عید کے پروگرام کا ایک حصہ 'لائیو' نشر کیا جائے گا اس لئے وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

## اخبار کو ایک خط

اخبارات وقتاً فوقتاً حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد صد چاردہم کے خلاف خطوط و مضامین شائع کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے جواب لکھے جاتے ہیں لیکن پچھلے دو سال سے جنگ لندن نے ہمارا ایک خط بھی نہ چھاپا تھا حالانکہ اس سے پہلے ہمارے جوابات چھپتے رہتے تھے۔ نومبر ۲۰۰۰ء میں جنگ میں ایک خط شائع ہوا جس کا جواب انتہائی ضروری تھا۔ جماعت کی طرف سے اُس کا ایک مفصل اور مدلل جواب بھیجا گیا۔ کافی انتظار کے بعد بھی جب جنگ نے جماعت کا خط شائع نہ کیا تو دو تین دفعہ ٹیلیفون کرکے ایڈیٹر صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ آخر مجبور ہوکر تحریری طور پر ایڈیٹر صاحب جنگ سے درخواست کی گئی کہ اگر آپ کو جماعت کا جواب چھاپنا منظور نہیں تو پھر ہمیں پریس کمپلینٹس کونسل کو درخواست دینی پڑے گی۔ اس کے کوئی دو ہفتے بعد جنگ نے جماعت کا جواب کچھ ایڈیٹ کرکے چھاپ دیا۔ یہ جواب بہت سے احباب کی نظر سے نہیں گزرا اس لئے مکمل خط شائع کیا جاتا ہے۔

''محترمہ راحت بھٹی صاحبہ کا جو خط ۷ نومبر کے شمارے میں شائع ہوا ہے اُس میں اُنہوں نے حضرت میرزا غلام احمد کی کتابوں وغیرہ سے مختلف حوالہ جات پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ وہ مدعی نبوت تھے۔

اگر صرف نبی اور رسول کے الفاظ کسی کو نبی اور رسول بنادیتے ہیں تو پھر شاعر مشرق علامہ اقبال کے مدرجہ ذیل الفاظ سے محترمہ یہ نتیجہ کیوں نہیں نکالتیں کہ وہ بھی مدعی نبوت تھے۔ علامہ اقبال کے فرزند، جاوید اقبال صاحب اپنے والد کی سوانح حیات 'زندہ رود' میں لکھتے ہیں کہ ایک مجلس میں مولانا حالی کا کلام پڑھنے سے پہلے علامہ اقبال صاحب نے یہ کہا :۔

''مشہور زمانے میں ہے نام حالی۔
معمور مئے حق سے ہے جام حالی
میں کشور شعر کا نبی ہوں گویا
نازل ہے میرے لب پہ کلام حالی'' (ص ۱۵۸)

پچھلے سال جب جنگ نے اس ہی واقعہ کے متعلق ایک مضمون چھاپا تو مضمون نگار نے تیسرا شعر بدل کر یوں کر دیا تھا :۔ ''میں کشور شعر کا مدعی ہوں گویا'' یعنی جہاں اقبال نے لفظ 'نبی' استعمال کیا تھا اُس کو بدل کر 'مدعی' کر دیا۔ اس قسم کی ''اصلاح'' پاکستان میں ہر چیز میں ہوتی رہی ہے۔ کوئی حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں کتر بیونت کرتا ہے اور کوئی، جیسا کہ ضیاء الحق، قائد اعظم مرحوم کی تقاریر میں۔ علامہ اقبال کو تو چھوڑیں محترمہ قران کی اس آیت ''وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ'' (سورۃ یوسف، آیت ۵۰، ترجمہ مولانا مودودی مرحوم) ''بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ مگر جب اُس کا رسول یوسف کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا اپنے رب کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ میرا رب تو ان کی مکاری سے واقف ہے۔'' کا معنی بتادیں۔ یہاں خدا تعالیٰ خود اپنی سب سے عظیم الشان وحی میں والی مصر کے ایلچی کے لئے لفظ رسول استعمال کرتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر آگے خدا تعالیٰ مصر کے بادشاہ کے لئے لفظ رب استعمال کرتا ہے۔ تو کیا مصر کا بادشاہ اور اُس کا ایلچی اُن معنوں میں رب اور رسول ہیں جن معنوں میں مسلمان اللہ تعالیٰ کو رب اور حضرت یوسفؑ کو نبی مانتے ہیں۔ سو اگر قرآن کے غیر رسول کے لئے لفظ رسول اور غیر رب کے لئے لفظ رب استعمال

کرنے سے وہ لوگ اصل رب یا رسول نہیں بنے تو ثابت ہوا کہ یہ الفاظ دوسروں کے لئے اپنے لغوی یا مجازی معنوں میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ میں نے تو ایک آیت پر اکتفا کیا ہے اس لئے کہ ایک مسلمان کے لئے قرآن کی ایک ہی آیت سے دلیل کافی ہے۔ ورنہ قرآن میں تو کئی جگہ لفظ رسول، غیر رسول کے لئے استعمال ہوا ہے مثلاً حضرت عیسیٰ ؑ کے حواریوں کو بھی رسول کہہ کے پکارا گیا ہے۔ اگر حدیث کا حوالہ چاہیے تو صحیح البخاری میں بھی نبی کریم ﷺ نے غیر رسول کے لئے رسول کا لفظ استعمال کیا ہے۔ محترمہ نے لکھا تھا کہ انہوں نے بحیثیت مسلمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے اُن حوالوں کا مطالعہ کیا ہے جو اُنہوں نے اخبار میں پیش کئے ہیں۔ سو امید ہے کہ وہ اسی حیثیت میں اس آیت کریمہ پر بھی غور کریں گی اور جنگ میں اس پر اپنے خیالات کا اظہار رائے کریں گی۔

جو شخص اپنے آپ کو ظلی یا مجازی نبی کہے تو اُس کا دعوی تو دعوی نبوت ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ نبی کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے لئے ظلی، مجازی یا بروزی کی اصطلاحات استعمال کرے۔ ظل، بروز اور مجاز صوفیا کی اصطلاحات ہیں اور اُن کو انہی معنوں میں لینا چاہیے جن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ چند ایک حوالے پیش خدمت ہیں۔

"بہتیرے ایسے مزکی اور مصفی ہوں گے کہ ان کو انبیاء علیہ السلام کے ساتھ مشابہت ہو گی اور رسالت کا ظل ہوں گے" (مقدمہ تمہید صراط مستقیم، ص ا، مترجم عبدالجبار صاحب)

"جاننا چاہیے کہ امام رسول کا نائب اور امامت ظل رسالت ہے" (مقدمہ تمہید صراط مستقیم ص ۱۱)

"نبوت اصل ہے اور تجدید اس کا ظل ہے۔۔۔ چونکہ مجددیت نبوت کا اصلی ظل ہے" (علماء ہند کا شاندار ماضی جدید مصنف قاری محمد طیب دیوبندی، ص ۳۰۸)

"ظلی طور پر کل کمالات نبوت آپ میں پائے جاتے ہیں" (ملفوظات وخطبات ص ۳، بحوالہ اشاعت الحق سرینگر، ماہ نومبر دسمبر ۱۹۷۴ء) یہ غوث الاعظم کا ذکر ہو رہا تھا۔

اسی طرح بروز کے متعلق صوفیاء فرماتے تھے۔

"بروز میں نفس کا دوسرے بدن کے ساتھ تعلق اس غرض کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس بدن کو کمالات حاصل ہوں" (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، دفتر دوم حصہ ہفتم، مکتوب ۵۸)

"بروز کی تائید کتب حدیث میں زید بن خارجہ کے قصے سے ہوتی ہے۔" (حضرت شاہ عبدالعزیز، فتاوی عزیزی، جلد اول، ص ۱۱۲)

یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔ آپ نے فرمایا

"یقیناً یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے۔ یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے" (اخبار بدر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

"صوفیائے کرام اس کو مانتے ہیں کہ کسی گذرے ہوئے انسان کی طبیعت خو، اخلاق ایک اور میں آتے ہیں ان کی اصطلاح میں یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص قدم آدم پر ہے یا قدم نوح پر ہے اس کو بعض بروز بھی بولتے ہیں" (ملفوظات حصہ اول ص ۲۴۶)

حوالہ جات تو بہت ہیں لیکن آپ کا اخبار طوالت برداشت نہ کر سکے گا۔ اب میں اُن حوالوں کی طرف آتا ہوں جو محترمہ نے اپنے خط میں پیش کئے ہیں۔ یہاں میں واضح کر دوں کہ محترمہ نے بڑی ہوشیاری سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے حوالے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے حوالوں کے ساتھ گڈمڈ کر کے کام نکالنے کی کوشش کی ہے میں نے صرف حضرت مرزا غلام احمد کے حوالوں کا جواب دینا ہے۔ محترمہ نے ایک حوالہ حضرت مرزا صاحب کے کتابچہ 'ایک غلطی کا ازالہ' سے دیا ہے، اس ہی کے صفحہ ۲ پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں "نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی" اور جو عبارت محترمہ نے نقل کی ہے اُس سے آگے بڑھ کر یہ الفاظ ہیں "لیکن اگر حضرت عیسی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے تو بغیر خاتم النبین کی مہر توڑنے کے کیونکر دُنیا میں آسکتے ہیں۔ غرض خاتم النبین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔"

اسی طرح حقیقت الوحی صفحہ ۶۷ سے بھی ایک حوالہ دیا ہے۔ لیکن اسی کتاب کے صفحہ ۶۸ پر یہ لکھا وہ اس عبارت کو بھی ملاحظہ فرمالیں "یہ کہنا کہ نبوت کا دعوی کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری نبوت سے مراد یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوی کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی" نبی کریم صلعم کی احادیث اور دیگر بزرگان کے اقوال کی روشنی میں یہ پورا حوالہ پڑھیں، تو بات صاف ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت ہوتے تو کیا وہ یہ لکھ سکتے تھے کہ "یہ صرف لفظی نزاع ہے"؟ اور اسی حقیقت الوحی میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں "میرا نام خدا کی طرف سے مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر" (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی، ص ۶۴) اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے "میرا یہ دعوی ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانے کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ (حقیقت الوحی، صفحہ ۱۹۴)۔ سات سو صفحوں پر مشتمل اس کتاب میں نہ تو ظل اور بروزی بحث نظر آئی نہ ہی یہ نظر آیا کہ نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا گیا ہے نہ دعوی مجدد نظر آیا اور نہ یہ نظر آیا کہ احمدی اور غیر احمدی کے اختلافات کو

فروعی اختلافات کہا گیا ہے، نظر آیا تو صرف ایک ادھورا حوالہ۔ جہاں تک اعجاز احمدی سے حوالے کا تعلق ہے وہ حدیث ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے وقت چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا یعنی یہ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے جو کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے یہ ذکر کیوں نہ کیا کہ یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے زمانے میں پوری ہوئی۔

میں بزرگان دین کے حوالے پیش کرتا ہوں جہاں اُنہوں نے، درود چھوڑ، اپنے نام کا کلمہ تک پڑھوایا ہے۔ ذرا ان بزرگوں کے متعلق بھی اظہار خیال کر فرمادیں۔

۱)"ایک شخص نے حضرت صاحب (شاہ سلیمان تونسوی) سے پوچھا کہ اے حضرت آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا، ہمارا کیا حال ہوگا اور ہم بے چارے رسول علیہ السلام کی زیارت کس طرح کریں گے۔ فرمایا کہ آپ لوگ مجھے دیکھ لیں، اسی طرح ہوگا جس طرح کہ آپ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھ لیا" (مناقب المحبوبین، ص ۲۵۵)

۲)"۔ ۔ ۔ اس وقت میں یہ کہتا تھا کہ اگر موسیٰ بن عمران زندہ ہوتا تو اس کو میری تابعداری کرنی پڑتی ۔ ۔" (فرمان حضرت عبدالقادر جیلانی، سیف الربانی، ص ۱۰۰)

۳)"۔۔۔ شبلی نے ۔۔۔ فرمایا گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ سو اُس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تو اللہ کا رسول ہے۔ یہ کوئی ناجائز اور بری بات نہیں۔۔۔" (شیخ شبلیؒ، الانسان الکامل، جلد دوم، ص ۶۴)

۴)"میں علی ہوں، میں ولی ہوں، میں نبی ہوں" (حضرت بابا فرید الدین، بحوالہ نوائے وقت ۴ جولائی ۱۹۶۴ء، ص ۶، کالم ۱)

۵)"اے مرید وہ (مرشد) اپنے عہد کا نبی ہے اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے" (مولانا روم، مفتاح العلوم، جلد ۳۱، ص ۱۵۲)

۶)"ابتدی میں محمد صلعم کے نور کے ساتھ میں ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے مخفی علم میں میری نبوت تھی" (حضرت سید عبدالقادر جیلانی، قصیدہ روحی حضرت غوث الاعظم)

۷)"(حضرت فرید الدین گنج شکر نے فرمایا) میں ایک دفعہ شیخ معین الدین (چشتیؒ) کی خدمت میں حاضر تھا ۔ ۔ ۔ اس اثنا میں باہر سے ایک آدمی آیا اور شیخ کی خدمت میں بیعت کی نیت سے حاضر ہوا ۔ ۔ شیخ نے کہا جیسا کہ تو کلمہ لاالٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے اسی طرح کہو لاالٰہ الاّ اللہ چشتی رسول اللہ۔ اس طرح خواجہ نے بیعت لی۔ ۔ ۔" (فوائد السالکین ص ۳۳، تصنیف فرید الدین گنج شکرؒ)

۸)"مجھے اللہ کا رسول تصور کرو" (حبیب اللہ العطارؒ، مثنوی بحر العرفان جلد اول مصنفہ مرزا اکمل دین)

۹)"خواب میں کلمہ شریف پڑھتا ہوں مگر بجائے لاالٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کے لاالٰہ الاّ اللہ اشرف علی رسول اللہ زبان سے نکلتا ہے۔ سمجھتا ہوں کہ غلط ہے تصحیح کی کوشش کرتا ہوں مگر زبان سے پھر وہی کلمہ ادا ہوتا ہے۔ گھبرا کر خواب سے بیدار ہوتا ہوں اپنی غلطی پر روتا ہوں اور تدارک کے لئے حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں مگر پھر زبان سے الھم صلی علی سیدنا ونبیناو مولانا اشرف علی نکل جاتا ہے۔ کیا کروں لاچار ہوں آپ کی محبت میں از خود رفتہ ہوں۔

جواب (از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب) اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو بعونہ متبع سنت ہے" (رسالہ الامداد، ص ۳۵، بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)"

۱۰) مولانا احمد رضا بریلوی کے متعلق لکھا ہے:

"امام برحق احمد رضا سلام علیک
جناب نائب غوث الوری سلام علیک
ہمیشہ سر پر غلاموں کی یہ رہیں قائم
جناب مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک" (مدائح اعلیٰ حضرت، ص ۲۶، بحوالہ رضا خانی مذہب حصہ اول ص ۷۳)

ایسے بیشمار حوالہ جات میں پیش کر سکتا ہوں۔

محترمہ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب اربعین سے جو عبارت پیش کی ہے اُنہوں نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس کا مفہوم بالکل توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے ناموں محمد اور احمد میں یہ پیشن گوئی ہے کہ ایک وقت مسلمانوں کو جنگوں کے ذریعے فتوحات ہوں گی اور دوسرے وقت تبلیغ کے ذریعے۔ اور یہ چیز ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو رہی ہے کہ مغرب میں جو لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں وہ تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ محترمہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سورج اور اپنے آپ کو چاند کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نبی کریم ﷺ کی برابری کا دعوی کر رہے ہیں۔ محترمہ کیا چاند اور سورج برابر ہیں؟ کیا آپ کپڑے سکھانے کے لئے رات چاند کی روشنی میں پھیلاتی ہیں؟ اگر آپ ایسا نہیں کرتیں تو پھر دونوں برابر کس طرح ہوگئے۔ چاند اپنی روشنی سورج سے لیتا ہے اور سورج کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ اصل روشنی سورج ہی کی ہے رسول اکرم سورج ہیں اور اولیاء اور مجددین چاند کی طرح اُن سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور یہ ہی حضرت مرزا صاحب فرمارہے ہیں۔ آپ نے دوسرے احباب کی جو تحریریں پیش کی ہیں وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے بہت بعد کی ہیں اسلئے ہم اُن کے ذمہ دار نہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر یہ الزام بھی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عیسیٰ کی توہین کی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں ''ہم افسوس سے یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ایک ایسے شخص کے مقابلے پر یہ نمبر نور القرآن جاری ہوا ہے جس نے بجائے مہذب کلام کے ہمارے سید و مولا نبی ﷺ کی نسبت گالیوں سے کام لیا ہے اور اپنی ذاتی خباثت سے اُس امام الطیبین اور سید المطہرین پر سراسر افترا سے ایسی تہمتیں لگائی ہیں کہ ایک پاک دل انسان کا ان کے سننے سے بدن کانپ جاتا ہے لہذا محض ایسے یاوہ گو لوگوں کے علاج کے لئے ترکی بہ ترکی جواب دینا پڑا۔ ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک ہے ۔ ۔ ۔ لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا یسوع پیش کیا جو خدائی کا دعوی کرتا تھا اور بجز اپنے نفس کے تمام اولین و آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا ۔ ۔ ۔ سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سُن کر اختیار کیا ہے۔ ۔ ۔'' (روحانی خزائن، جلد ۹، صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵) یہ ہمارے اہلسنت بھائی بہنوں کا ہی دل جگرا ہے کہ پادریوں کے منہ سے حضرت محمد مصطفیٰ کو گالیاں سُن کر بھی خاموش رہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور تو یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ اور پھر حضرت صاحب نے تو جو باتیں بائبل میں لکھی تھیں وہی دہرائیں۔ مثلاً بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ''اے افعی کی اولاد تم بُرے ہو'' (متی، ۱۲ ۔ ۳۴) اور یہ لکھا ہے ''یہ بُری اور حرامکار پشت نشان طلب کرتی ہے'' (متی ۱۲۔۳۹) آگے لکھا ہے ''تب کسی نے اُس سے کہا کہ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی کھڑے ہیں ۔ ۔ ۔ اُس (یعنی حضرت عیسیٰؑ نے) جواب میں خبر دینے والے سے کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی'' متی، ۱۲ ۔ ۴۸ خود ہی پڑھ لیں میں نقل نہیں کرتا اور ''لوقا ۷ : ۳۶ بھی پڑھ لیں اور دیکھ لیں کہ کیا لکھا ہے یا لوقا ۲۲ : ۱۸ دیکھ لیں وہاں حضرت مسیح کے شراب پینے کا ذکر ہے اور تو اور یوحنا میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ''جتنے مجھ سے پہلے آئے وہ چور اور بٹ مار ہیں'' (۱۰ : ۸) محترمہ کیا آپ بائبل میں حضرت عیسیٰ کے دئے گئے اس قول سے متفق ہیں کہ اُن سے پہلے جو نبی آئے وہ چور تھے ؟ اسی الزامی انداز میں دیگر علماء نے بھی عیسائیوں کو جواب دیا لیکن حیرت ہے کہ اِن کو کچھ نہیں کہا جاتا۔

صحابہ کرام کی توہین ثابت کرنے کے لئے محترمہ نے پہلا جو حوالہ دیا ہے وہ قول حضرت مرزا صاحب کا نہیں وہ ابن سیرین کا ہے۔ کیسی حیران کُن بات ہے کہ محترمہ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مطعون کرنے کا اتنا شوق ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب کسی دوسرے کی بات کو نقل کریں تو بھی الزام حضرت مرزا صاحب پر تھوپ دیا جاتا ہے۔ اور جو حوالہ اس خاتون نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ایک جریدہ کی طرف منسوب کیا ہے اُس پر میں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اصل حوالے کی کاپی اخبار میں چھپوائیں۔ ہماری جماعت نے کبھی الحمیدی نام کا کوئی رسالہ نہیں نکالا۔ صحابہؓ کے متعلق دوسرے حوالوں کا جواب بھی یہی ہے کہ غالی لوگوں کے جواب میں ہیں۔ فرض کریں کہ اگر یہ درست ثابت ہو جائے کہ پہلی خلافت حضرت علیؓ کو ہی ملنی چاہیے تھی تو مسلمانوں کو آج کل جو مسائل درپیش ہیں وہ حل نہ ہوں گے۔ یہ حقیقت بیان کرنے میں حضرت علی کرم اللہ کی کوئی اہانت نہیں۔ اور یہ ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب فرما رہے ہیں۔ حضرت فاطمہ کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے جو مکمل بات لکھی ہے وہ محترمہ لکھ دیتیں تو بہتر ہوتا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ نے ''مادر مہربان'' (روحانی خزائن، جلد اول، صفحہ ۵۹۹) کی طرح یعنی جیسا کہ ماں بچے کا سر گود میں رکھتی ہے، میرا سر گود میں رکھا۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ نے اُنہیں دودھ پلایا ہے لیکن اِس عالم خاتون نے اُن کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں ''ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سے چمٹا لیا'' (افاضات الیومیہ تھانوی، جلد ۶، صفحہ ۳۷ بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ ۲۱۶) اور بھی بہت سے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے انسان یہ مطلب نکال سکتا ہے کہ یہ بزرگ صحابہؓ کی توہین کر رہے تھے یا یہ کہ وہ مدعی نبوت تھے وغیرہ وغیرہ۔ درخواست ہے کہ بتائیں ہم اِن سُنی بزرگوں کے مدرجہ بالا حوالوں سے یہ مطلب کیوں نہ نکالیں ؟

اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن میں اپنے عقائد بیان کر کے خط کو ختم کرتا ہوں۔ میں پہلے بھی بہت دفعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے حوالے پیش کر چکا ہوں جہاں آپ نے نبوت کا انکار کیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ اُن کا دعوی مجدد صد چاردہم کا ہے۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا نہ نیا اور نہ پُرانا اور یہ کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے اور کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ ایک کلمہ گو کو کافر کہے۔ اور یہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی مجدد صد چاردہم کا تھا اس سے بڑھ کر نہیں۔ اور حضرت صاحب کے الفاظ میں ''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔''